صدائے حق

جہاد اور فساد میں فرق

مولانا محمود حفظہ اللہ

بیان کا اردو ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

(سنن ابي داود/كتاب الجهاد)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جہاد دو طرح کے ہیں: رہا وہ شخص جس نے اللہ کی رضا مندی چاہی، امام کی اطاعت کی، اچھے سے اچھا مال خرچ کیا، ساتھی کے ساتھ نرمی اور محبت کی، اور جھگڑے فساد سے دور رہا تو اس کا سونا اور اس کا جاگنا سب باعث اجر ہے، اور جس نے اپنی بڑائی کے اظہار، دکھاوے اور شہرت طلبی کے لیے جہاد کیا، امام کی نافرمانی کی، اور زمین میں فساد مچایا (اسے ثواب کیا ملنا) وہ تو برابر برابر بھی نہیں لوٹا۔

جہاد کا باقی جنگوں کے ساتھ فرق یہ ہے، کہ جہاد کے علاوہ جنگوں میں فساد ہوتا ہے اور جہاد میں دفع فساد ہوتا ہے۔ یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے، جو کہ فرماتے ہیں کہ

قال رسول الله ﷺ: الغزوُ غزوانِ

کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جنگیں یا معرکے دو قسم کے ہیں۔

مجاہد کی پہلی صفت:

فَأَمَّا مَنِ ابتَغٰى وَجهَ اللّٰهِ

جو اللہ تعالی کی رضا کے لیے جنگ لڑیں

حضرت ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قال اعرابی لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رسول اللہ ﷺ کو ایک اعرابی نے کہا کہ:

- ایک آدمی غنیمت کے لیے جنگ کرنا چاہتا ہے
- ایک آدمی اس لیے جنگ کرتا ہے کہ لوگ اس کو یاد رکھیں
- اور اس لیے جنگ کرتا ہے کہ اس کا مرتبہ لوگوں میں مشہور ہو کہ اس مرتبہ کتنا ہے

ان میں سے کون فی سبیل ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیاء فھو فی سبیل اللہ

جو جنگ کرتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سربلند ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے

جہاد کا باقی جنگوں سے ایک فرق تو یہ ہے کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے اور باقی جنگوں میں یہ چیز نہیں ہوتی۔

مجاہد کی دوسری صفت:

و اطاع الامام

امام کی اطاعت کرتا ہو۔

جو امیر اس پر مقرر ہو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ جبکہ باقی جنگوں میں یہ چیزیں نہیں ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي (صحيح البخاري/كتاب الأحكام)

جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ امیر کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی اطاعت ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ لیکن اگر یہ امیر آپ کو معصیت (گناہ) کا حکم دے تو پھر "لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق" خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

دوسری روایت میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ (صحيح البخاري/كتاب الأحكام)

رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ: "سنو اور اطاعت کرو" اگر چہ تم پر ایک حبشی غلام امیر مقرر ہو۔

پھر بھی اس کی اطاعت کرو۔ مجاہدین میں اطاعت کا مادہ بہت کم ہے۔ اگر اطاعت ہو تو اطاعت کے پھر بہت سی برکتیں ہیں۔

مجاہد کی تیسری صفت:

وأنفقَ الكريمةَ

جہاد کا مسئلہ یہ ہے کہ اس میں اپنی عزیز چیز کو قربان کرنا ہوتا ہے۔ مال بھی قربان کرنا پڑتا ہے اور جان کی قربانی بھی ہوتی ہے۔ دوسری جنگوں میں یہ چیزیں قربانی کے بجائے حاصل کرنی ہوتی ہیں۔

حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا:

قِيلَ : أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ

پوچھا گیا: کونسا شہید سب سے بہتر ہے۔ فرمایا: وہ شہید سب سے بہتر ہے جس کا خون بہایا جائے اور اس کا گھوڑا زخمی ہو جائے۔

مجاہد کی چوتھی صفت:

مجاہد کی صفت یہ بھی ہو گی کہ:

وياسَرَ الشَّريكَ

کہ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی کرے گا۔ (کیونکہ اس کے پاس اسلحہ ہے)

صحابہ کرام کی صفت یہ تھی:

اشداء على الكفار رحماء بينهم

کفار پر سخت تھے اور آپس میں رحم دل

ایک دوسری روایت حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم؛ المُؤمنونَ هَيِّنونَ لَيِّنونَ كالجَمَلِ الأَنِفِ ، إنْ قِيدَ انْقَادَ، وإنْ أُنيخَ على صَخرةٍ استَنَاخَ (البيهقي في ((شعب الإيمان))

مومن باوقار (و سنجیدہ) اور نرم ہوتے ہیں جیسا کہ مانوس اونٹ ہوتا ہے۔ کہ اگر اس کی لگام پکڑ کر اس کے آگے آگے چلا جائے تو وہ پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے اور اگر تو اس کو کسی چٹان پر بٹھا دے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔

مجاہد کی پانچویں صفت:

مجاہد کی ایک اور صفت یہ ہو گی؛

واجتنب الفساد

مجاہد فساد سے خود کو بچائے گا۔ کیونکہ جہاد فساد کو ختم کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (الایہ)

اگر اللہ لوگوں کا ایک دوسرے کے ذریعے دفاع نہ کرے تو زمین میں فساد پھیل جائے۔

تو یہ جہاد کی برکت ہے کہ زمیں میں اصلاح آتی ہے

جب یہ تمام صفتیں مجاہد میں موجود ہوں:

- اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو
- امیر کی اطاعت ہو
- اپنی مال اور جان قربان کرتا ہے
- اپنے مجاہد ساتھی کا خیال رکھتا ہے
- فساد سے خود کو دور رکھتا ہے

فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ

اس کا سونا اور بیدار ہونا سب کا سب اجر شمار ہو گا

قران کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

یہ اس لیے کہ ان (مجاہدین) کو جب کبھی اللہ کے راستے میں پیاس لگتی ہے، یا تھکن ہوتی ہے۔ یا بھوک ستاتی ہے، یا وہ کوئی ایسا قدم اٹھاتے ہیں جو کافروں کو گھٹن میں ڈالے۔ اور دشمن سے جو کچھ تکلیف ان کو پہنچتی ہیں۔ بے شک اللہ اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔

مجاہد کے گھومنے پھیرنے کا بھی ثواب ہے۔ اس کے بدلے ان کے لئے ایک ایک نیک کام لکھا جاتا ہے۔

فسادی کی پہلی صفت:

وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْراً وَرِيَاءً وَسُمْعَةً

اور جو لوگ جنگ کرتے ہیں فخر اور ریاء کے لیے اور شہرت کے لیے۔ (یہ دوسری طرف ہے یعنی فساد پھیلانے والے ہیں)

ایک روایت میں آتا ہے: کہ تین لوگ قیامت کے دن لائے جائیں گے۔ پہلا فیصلہ ان کے باب میں ہو گا۔ ایک شہید ہو گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کہ تم پر میں نے نعمتیں کی تھیں، مجاہد کہے گا کہ میں آپ کی راہ میں شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ نہیں تم اس لیے شہید ہوئے کہ لوگ تمہیں بہادر کہیں۔ اس کے بعد اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح کا معاملہ عالم اور سخی شخص کے ساتھ بھی ہو گا۔

ان تینوں کے ساتھ ایسا معاملہ اس لیے ہو گا کہ ان کے اعمال میں فخر اور ریا ہو گا۔

فسادی کی دوسری صفت:

وَعَصَى الإِمَامَ

اور اپنے امیر کی نافرمانی کرتا ہے۔

فسادی کی تیسری صفت:

وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ

اور زمین میں فساد برپا کرتا ہے۔

فساد فی الارض بہت بڑا نقصان ہے۔ ایک روایت میں حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ: میں تم کو دو چیزیں نہ بتادوں؟ جو روزے سے بہتر ہیں، نماز سے بہتر ہیں، صدقہ سے بہتر ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بتادیں ہمیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

صلاح ذات البین

وہ آپس میں میل جول کرادینا ہے، تفریق اور اختلاف سے دور رہنا ہے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے؛ کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد فرماتے ہیں:

فان فساد ذات البین ھی الحالقة ، لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ

اس لیے کہ آپس کی پھوٹ دین کو مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ سر کا بال مونڈنے والی ہے بلکہ دین کو ختم کرنے والی ہے۔

نتیجہ:

فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

(اسے ثواب کیا ملنا) وہ تو برابر برابر بھی نہیں لوٹا۔

جو فخر اور ریا کے لیے جنگ کرتا ہے۔ اپنے امیر کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔ تو اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا بلکہ ہو سکتا اُلٹا اسے عذاب ہو۔

اختلافات کس وجہ سے آتے ہیں؟

مجاہد دوسرے مجاہد کے ساتھ اختلاف کرتا کیوں ہے؟

اصل میں اس کی دو وجوہات ہیں۔ ان دو چیزوں سے مجاہد کو بچنا چاہیئے:

پہلی وجہ:

مال اور جاہ کی حرص:

حضرت کعب ابن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں:

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ (أخرجه الترمذي ، وأحمد)

دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ بھی اتنا فساد برپا نہ کریں، جتنا مال اور جاہ کی حرص آدمی کے دین کو خراب کرتی ہیں۔

جتنے بھی اختلاف آتے ہیں یا تو مال کی وجہ سے آتے ہیں، یا عزت کی وجہ سے آتے ہیں، کہ میرا رتبہ بڑا ہے تیرا رتبہ چھوٹا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جب مجاہد ان چیزوں کی طرف دھیان نہیں کرتا، یعنی خود کے لیے رتبہ تلاش نہیں کرتا، تو اختلاف نہیں ہوں گے، مفاد نہیں ہوں گے۔

دوسری وجہ:

تنظیم پرستی یا قوم پرستی:

اسی طرح اختلاف تنظیموں کی وجہ سے، یا قوم پرستی کی وجہ سے آتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک جنگ میں ہم شریک ہوئے تھے۔ ایک مہاجر جو مزاحیہ مزاج رکھتا تھا۔ اس نے ایک انصاری کے پیٹھ پر ایک تپڑ مارا۔ تو اس انصار صحابی کو یہ تپڑ بہت برا لگا۔ تو اس نے کہا کہ یاللأنصار۔ تو مہاجر صحابی نے مہاجرین کو آواز دی۔ حضور ﷺ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی۔ تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بہت متغیر ہوا۔

دعوها؛ فإنها منتنة

یہ قوم پرستی اور تنظیموں کے نعرے چھوڑ دو، یہ (قوم پرستی کے دعوی) بدبودار ہے۔

بدبو کی یہ حیثیت ہوتی ہے کہ اس کا ضرر ایک جگہ نہیں رہتا بلکہ اس کا ضرر متعدی ہوتا ہے۔ دوسروں پر بھی اثر کرتا ہے۔ اسی طرح اختلاف کا نقصان متعدی ہوتا ہے۔ کوئی بھی اس کی ضرر سے ماوراء نہیں ہوتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

لا يَزَالُ الرَّجُلُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

(رواه البخاري)

آدمی اپنے دین سے وسعت میں رہتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، اس کی دین میں ترقی فرماتا ہے) جب تک کہ وہ کسی کا ناحق خون نہ بہادے۔

مجاہد کو چاہیئے کہ لوگوں کی جان اور مال کی حفاظت کریں اور ناحق قتل سے خود کو بچائے۔ اگر وہ ناحق قتل و قتال سے خود کو نہیں بچاتا تو یہ اپنی جہاد کو فساد کی طرف لے کر جاتا ہے۔ تو مجاہد کو چاہیئے کہ اپنے جہاد کی حفاظت کریں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین